© rasailojaraid.com

تقلید اور اجتہاد

کے درمیان توازن کی ضرورت ہے

امریکی سکالر

امام یحیٰی ہندی کا خطاب

اسلامی نظریاتی کونسل نے مؤرخہ 25 راگست 2009ء اپنے آڈیٹوریم میں امریکی سکالر امام یحیٰی ہندی کے ایک فکر انگیز لیکچر کا اہتمام کیا۔ لیکچر امریکہ میں مسلمانوں کی زندگی ''قوم کی تعمیر میں مذہب اور سیاست کس طرح مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں'' کے موضوع سے متعلق تھا۔

لیکچر کے شرکاء میں اراکین کونسل ڈاکٹر محسن مظفر نقوی، جسٹس سید افضل حیدر، مولانا محمد خان شیرانی، مولانا فضل علی اور شاہدہ اختر علی شامل تھے۔ اس کے علاوہ امریکی سفارت خانے کے نمائندوں، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے طالب علموں اور کونسل کے شعبہ تحقیق کے افسران نے بھی شرکت کی۔

امام یحیٰی ہندی نے اپنے لیکچر میں زور دے کر یہ بات کہی کہ مسلمانوں کو غیر روایتی طرز فکر اپنانا چاہیے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے اپنے اندرونی معاملات پر غور کرنا چاہیے، بجائے اس کے کہ بیرونی ممالک کو موردِ الزام ٹھہرائیں۔ آج مسلمانوں کو کئی مسائل کا سامنا ہے۔ ان کی مدد کے لیے باہر سے کوئی نہیں آئے گا۔ اپنی حالت بدلنے کے لیے انھیں خود کوشش کرنی پڑے گی۔

امام یحییٰ ہندی ایک ممتاز امریکی سکالر ہیں. انھوں نے اسلام، عیسائیت اور یہودیت کا مفصل مطالعہ کیا ہے اور تقابلی ادیان کے مضمون میں ڈاکٹریت کی ڈگری حاصل کی ہے. وہ امریکہ میں کلیساؤں، یہودی عبادت خانوں اور اسلامی مراکز میں خطاب کرتے رہتے ہیں. بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے ان کا کام امریکہ اور مسلم ممالک میں تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام ہندی نے کہا کہ رنگ، عقیدہ اور جنس سے بالاتر ہو کر سب کو انصاف فراہم کرنا چاہیے۔ سیاسی عمل اور نظام میں شرکت سے کسی کو محروم نہیں کرنا چاہیے۔ ملازمت، تعلیم اور معاشی حقوق کی ضمن میں سب کو مساوی مواقع فراہم کرنے چاہییں۔ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار ہونے کے علاوہ ہمیں انسانوں کے ساتھ بھی رواداری سے پیش آنا چاہیے۔ یہ اصول قرآن وسنت اور مقاصد شریعہ کی تفہیم میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ سیاست اور مذہب کے درمیان باہمی تعلق ہمیں سمجھنا چاہیے۔ مذہب اور سیاست کے درمیان صحت مند تناؤ مسائل کے حل کے ضمن میں مدد دیتا ہے۔ اسلام ایک ساکن اور جامد مذہب نہیں ہے۔ اسلام میں نئے حقائق اور اقدار کو اپنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور اپنے اندر وسیع لچک رکھتا ہے۔

> مسلمانوں کو غیر روایتی طرز فکر اپنانا چاہیے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے اپنے اندرونی معاملات پر غور کرنا چاہیے، بجائے اس کے کہ بیرونی ممالک کو موردِ الزام ٹھہرائیں

انھوں نے زور دے کر کہا کہ اپنی روایات کو نظر انداز کیے بغیر ہمیں اجتہاد کرنے کی ضرورت ہے اور تقلید اور اجتہاد کے درمیان توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ میں سیکولرازم سے مراد مذہب کی آزادی ہے، جبکہ یورپ میں اس کا مفہوم مذہب سے آزادی ہے۔ بدقسمتی سے ہم اسلام کے بدترین سفیر بن گئے ہیں اور مغرب میں اسلام نفرت کا مذہب تصور کیا جا رہا ہے، جبکہ مغربی میڈیا مسلمانوں کی منفی تصویر کشی کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے اچھے اقدامات کو اجاگر نہیں کیا جا رہا، مسلمانوں کو عقلی استدلال کا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے اور چاہیے کہ وہ اسلام کی صحیح عکاسی کریں۔ انھیں چاہیے کہ فوجی مقاصد اور اسلحے کی دوڑ کی نسبت تعلیم پر زیادہ وسائل خرچ کریں اگر مسلمان اپنے مسائل کے حل کے بارے میں سنجیدہ ہیں۔

پاکستان کو اپنا دوسرا ملک قرار دیتے ہوئے امام ہندی نے کہا کہ پاکستان کے مستقبل کی اہمیت فقط اس خطے تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے ہے۔ انھوں نے کہا کہ مذہبی عقائد کی وجہ سے ہمیں ایک دوسرے کا دشمن نہیں بننا چاہیے۔ مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان اختلافات کے بجائے مشترکات زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا مختلف تہذیبوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس موقع پر انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا حوالہ دیا کہ ''حکمت ودانائی مسلمان کی گمشدہ متاع ہے، جہاں سے اسے ملے اس کو حاصل کرے''۔

حاضرین نے اس فکر انگیز، حوصلہ افزاء اور شعور وآگہی پر مبنی لیکچر کو بے حد سراہا جس کا اظہار سوال وجواب کی نشست میں ہوا۔

© rasailojaraid.com